سوال

صدقۃ الفطر کے احکام و مسائل۔

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

صدقہ فطر کے احکام ومسائل تفصیلاً بیان کریں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

مد!

دثین اور فقہا کا طریقہ ہے کہ وہ زکوۃ کے مسائل تحریر کرنے کے بعد صدقۃ الفطر کے مسائل بھی کتاب الزکوۃ کے آخر میں بیان کرتے ہیں، حالانکہ اس صدقہ کا تعلق رمضان المبارک کے روزوں کے ساتھ ہے، اس لیے ہم بھی جمہور کی اقتداء میں اب بالاختصار صدقۃ الفطر کے مسائل بیان کرتے ہیں۔

تسمیہ :

نی روزہ کھولنا یا روزہ ترک کرنا ہے، چونکہ یہ صدقہ رمضان المبارک کے روزے پورے کرنے کے بعد ان کے ترک پر دیا جاتا ہے، لہٰذا صدقۃ الفطر کہلاتا ہے۔

قۃ الفطر فرض ہے :

لماء کے نزدیک صدقۃ الفطر کا ادا کرنا فرض ہے، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اپنی صحیح میں فرماتے ہیں :

رض صدقۃ الفطر ورای ابو العالیۃ وعطاء وابن سیرین صدقۃ الفطر فریضۃ))

ن کا بیان، امام ابو العالیہ، عطاء اور ابن سیرین صدقۃ الفطر کو فرض سمجھتے تھے۔''

، امام صاحب نے ان تین ائمہ کا نام اس لیے لیا ہے کہ انہوں نے صدقۃ الفطر کی فرضیت کا بیان، امام بو العالیہ، عطاء اور ابن سیرین صدقۃ الفطر کی فرضیت کی تصریح کی ہے، ورنہ ابن المنذر نے تو اس کی فرضیت پر اجماع نقل کیا ہے، ہاں حنفیہ اسے اپنے مزعومہ قاعدے کے مطابق واجب کہتے ہیں، مالکیہ میں۔

بن عمر قال فرض رسول اللہ ﷺ زکوۃ الفطر من تمر او صاعا من شعیر علی العبد والحر والذکر والانثی والصغیر والکبیر من المسلمین وامر بہا ان تؤدی قبل خروج الناس الی الصلوۃ))

نے آزاد، غلام، مرد، عورت اور ہر چھوٹے بڑے مسلمان پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو بطور صدقۃ الفطر ادا کرنا فرض کیا ہے، اور اسے لوگوں کے نماز کی طرف جانے سے پہلے نکالنے کا حکم دیا ہے۔''

ں حدیث میں آنحضرت ﷺ نے صدقۃ الفطر کی فرضیت کی تصریح فرمائی ہے، اسے زکوۃ الفطر سے تعبیر کرنے میں بھی اسی حقیقت کی طرف اشارہ ہے۔

الفطر کن چیزوں سے دیا جائے :

ں کرتا ہے، ان سے صدقۃ الفطر ادا کرسکتا ہے، آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں عموماً جو، کھجور، منقہ اور پنیر کھاتے تھے، اس لیے آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ان اجناس سے صدقۃ الفطر ادا کرنے کا حکم دیا، چنانچہ حضرت ابو سعید خدری فرماتے ہیں، کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں عید الفطر کے دن (ؤ

بنا، جو، مکی، باجرہ، جوار وغیرہ اجناس خوردنی ہیں، اور لوگ انہیں خوراک کے طور پر استعمال کرتے ہیں، لہٰذا ان میں جو جنس عموماً زیادہ استعمال کرتے ہیں، اس سے صدقۃ الفطر ادا کرسکتے ہیں۔

ہنس سے صدقۃ الفطر ایک صاع متعین ہے :

جس جنس سے بھی صدقۃ الفطر دیا جائے، شرعاً اس کی مقدار ایک صاع مقرر ہے، اس سے کم دینے سے صحیح طور پر صدقۃ الفطر ادا نہیں ہوگا، بعض صحابہ نے گیہوں کو گراں سمجھ کر نصف صاع دینے کا فتویٰ دیا، چونکہ انہوں نے ایسا فتویٰ اپنے اجتہاد سے دیا تھا، آنحضرت ﷺ کی طرف سے ان کے پاس کوئی ثبو

ن سعید الخدری قال کنا نخرج اذا کان فینا رسول اللہ ﷺ زکوۃ الفطر عن کل صغیر وکبیر حر او مملوک صاعا من طعام او صاعا من اقط او صاعا من شعیر او صاعا من تمر او صاعا من زبیب فلم نزل نخرجہ حتی قدم علینا معاویۃ بن سفیان حاجا او معتمرا فکلم الناس علی المنبر فکان فیما کلم بہ الناس ان قال انی اری ان مدین من سمر

پنے ملک کی خوراک سے جو، کھجور، منقی، جو اور پنیر وغیرہ پر مشتمل تھی، ایک صاع ہی صدقۃ الفطر ادا کیا کرتے تھے، آنحضرت ﷺ کے بعد بھی ہمارا یہ معمول تھا، تا آنکہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حج یا عمرہ کے لیے آئے، تو انہوں نے منبر پر خطبہ کے دوران کہا، میری رائے میں شامی گیہوں کے دو (نصف

رت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:''

امر النبی ﷺ بزکوۃ الفطر صاعا من تمر او صاعا من شعیر قال عبد اللہ فجعل الناس عدلہ مدین من حنطۃ))

ور سے ایک ایک صاع صدقۃ الفطر ادا کرنے کا حکم دیا، حضرت عبداللہ فرماتے ہیں، لیکن بعد میں لوگوں نے ایک صاع کے بدلے گیہوں کے دو مد (نصف صاع) دینے شروع کر دیئے۔''

سے معلوم ہوتا ہے کہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے نزدیک صدقۃ الفطر کی صحیح اور شرعی مقدار خواہ وہ کسی جنس سے ادا کیا جائے، ایک صاع مقرر ہے، یہی وجہ ہے کہ انہوں نے گیہوں سے نصف صاع ادا کرنے کو لوگوں کی اپنی مرضی اور اپنی رائے سے تعبیر کیا ہے، ہاں سنن

قۃ الفطر میں غلہ کی قیمت دینا بھی جائز ہے :

ہ کی قیمت [illegible]

کون سا صاع معتبر ہے؟

جنس یا غلہ ماپنے کے لیے مختلف پیمانے استعمال ہوتے کیے جاتے ہیں، مگر صدقۃ الفطر زکوۃ، کفارہ وغیرہ شرعی امور میں وہی پیمانہ استعمال کیا جائے گا، جسے شارع علیہ السلام نے مقرر کیا ہے، اور جو اسلامی لٹریچر میں صاع النبی ﷺ کے نام سے مشہور ہے، کتب احادیث میں بصراحت موجود ہے کہ آنحض

الفطر کن لوگوں کی طرف سے ادا کیا جائے :

م ہر فرد کی طرف سے ادا کیا جاتا ہے، ان میں شیر خوار بچوں سے لے کر شیخ فانی تک سب ہی لوگ شامل ہیں، کوئی شخص مستثنیٰ نہیں ہے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے غلام، آزاد، مرد وعورت اور چھوٹے بڑے ہر فرد پر جو یا کھجور سے ایک صاع صدقۃ الفطر ادا کیا کرتے۔
ا کے اس فرمان کے پیش نظر کنبہ کے رکن اعلیٰ کو اپنے بیوی، بچوں، غلاموں اور ان بے کس محتاجوں کی طرف سے صدقۃ الفطر ادا کرنا پڑے گا، جن کے پاس کوئی مال نہیں ہے، اور ان کی خوراک کا اس نے ذمہ لے رکھا ہے۔

ط :

ن داری یا گھر کے کام کاج کے لیے رکھے ہوئے ملازم، غلاموں کے حکم میں نہیں ہیں، یہ اپنا اور اپنے بال بچوں کا صدقہ خود ادا کریں گے، آقا پر ان کا صدقہ لازم نہیں ہے۔

یتیم اور دیوانے کا صدقہ

ون صاحب مال ہیں، تو ان کے مال کی زکوٰۃ اور صدقۃ الفطر ان کے مال سے ادا کیا جائے، امام بخاری فرماتے ہیں :
مُرُ وَعَلِیٌّ وَابنُ عُمَرَ وَجَابِرٌ عَائِشَةُ وَطَاؤسٌ وَعَطَاءٌ وَابنُ سِیرِینَ اَن یُزَکّٰی مَالُ الیَتِیمِ وَقَالَ الزُّهرِیُّ یُزَکّٰی مَالُ المَجنُونِ))
علی رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، طاوس، عطاء اور ابن سیرین کا مذہب یہ ہے کہ یتیم کے مال سے زکوٰۃ دی جائے، اور امام زہری کہتے ہیں کہ دیوانے کے مال کی زکوٰۃ دی جائے۔''
کے مال سے زکوٰۃ دینا ضروری ہے، تو صدقۃ الفطر کا بھی یہی حکم ہے، چنانچہ ان کے مال سے صدقۃ الفطر نکالا جائے گا، ہاں اگر یہ لوگ محتاج ہیں، ان کے پاس کوئی مال نہیں، تو ان کی طرف سے صدقۃ الفطر وہ شخص ادا کرے، جس نے ان کے طعام و خوراک کا انتظام اپنے ذمہ لے رکھا ہے کیونکہ ایک حدیث میں
دقۃ الفطر عمن تمونون (فتح الباری، سبل السلام)
ن لوگوں کی طرف سے صدقۃ الفطر ادا کرو جن کے اخراجات نان و نفقہ تم نے برداشت کر رکھے ہیں۔''

الفطر نماز عید سے پہلے دیا جائے :

ے ادا کرنا ضروری ہے، آنحضرت ﷺ نے صحابہ کرام کو اسی کی ہدایت فرمائی ہے، اور صحابہ کرام تازندگی اسی پر کاربند رہے ہیں، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے لوگوں کے نماز کے لیے نکلنے سے پہلے صدقۃ الفطر ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ (بخاری شریف)
رت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے :
ُ اللّٰهِ ﷺ زَکٰوةَ الفِطرِ طُهرَةً لِلصَّائِمِ مِنَ اللَّغوِ وَالرَّفَثِ وَطُعمَةً لِلمَسَاکِینِ فَمَن اَدَّاهَا قَبلَ الصَّلٰوةِ فَهِیَ زَکٰوةٌ مَقبُولَةٌ وَمَن اَدَّاهَا بَعدَ الصَّلٰوةِ فَهِیَ صَدَقَةٌ مِنَ الصَّدَقَاتِ)) ابن ماجہ)
ئی اور فحش کلامی سے پاک کرنے اور غرباء و مساکین کی خوراک مہیا کرنے کے لیے صدقۃ الفطر فرض کیا ہے، جو شخص نماز سے پہلے یہ صدقہ ادا کرے، اس کا صدقہ قبول ہے (اس کے لیے یہ دونوں مقصد حاصل ہوجاتے ہیں) اور جو شخص نماز کے بعد ادا کرے، تو (صدقۃ الفطر ادا نہ ہوگا بلکہ) یہ دوسرے نفلی صدقا
کے بعد صدقۃ الفطر ادا کرنا نہ دینے کے برابر ہے، البتہ اگر کسی نے گھر کے تمام افراد کی طرف سے فی کس ایک صاع کے حساب سے غلہ یا اس کی قیمت الگ کر دی ہے، کچھ مساکین میں تقسیم کر دی ہے، اور کچھ بعض غرباء کو دینے کے لیے رکھ لی ہے، جو اس وقت وہاں موجود نہیں ہیں، تو میں کوئی مضائقہ نہیں،

ء بھی صدقۃ الفطر ادا کریں :

یک صدقۃ الفطر صرف اغنیاء پر واجب ہے، غرباء پر نہیں، اور یہ مذہب احناف کا ہے، ہدایہ میں ہے :
فِطرِ وَاجِبَةٌ عَلَی الحُرِّ المُسلِمِ اِذَا کَانَ مَالِکًا لِمِقدَارِ نِصَابٍ فَاضِلًا عَن مَسکَنِهٖ وَثِیَابِهٖ وَاَثَاثِهٖ وَفَرَسِهٖ وَسَلَاحِهٖ وَعَبِیدِهٖ))
ب ہے، جو مکان، پارچات، گھر کے اثاثے، گھوڑے، ہتھیاروں اور خدمت کے غلاموں کے علاوہ کسی قسم کے نصاب کا مالک ہے۔''
کے نزدیک صدقۃ الفطر کے وجوب کے لیے صاحب نصاب ہونا ضروری نہیں، بلکہ صدقۃ الفطر ہر اس شخص پر واجب ہے، جس کے پاس صدقۃ الفطر کے علاوہ ایک دن اور رات کی خوراک موجود ہے، کیونکہ صدقۃ الفطر کا مقصد جس طرح شارع علیہ الصلاۃ والسلام نے یہ بیان فرمایا ہے، کہ اس سے غرباء و مساکین
نِیُّکُم فَیُزَکِّیهِ اللّٰهُ وَاَمَّا فَقِیرُکُم فَیَرُدُّ اللّٰهُ عَلَیهِ اَکثَرَ مِمَّا اَعطَاهُ))
، مسلمان صدقۃ الفطر ادا کرے، اللہ تعالیٰ غنی کے روزوں کو لغو و رفث سے پاک کردے گا۔ اور فقیر جتنا دے گا، اس سے زیادہ اللہ تعالیٰ اس کے گھر لوٹا دے گا، (اور اس کے روزوں کی تطہیر بھی ہوجائے گی)۔''
ں، جلد ۴)

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد 7 ص 59-64

محدث فتویٰ